سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

التماس از جانب مصنف ایہا الناس بگوش دل آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ رسالہ مختصر عجیب مضمون تازہ کا
عرصہ ظہور میں آیا ہے کہ تمام اسرار مخفیہ فریمیشن کے اسمیں لکھ دیے ہیں بلکہ آنکھوں سے دکھا دیے ہیں پس ظاہر
حال فریمیشن خانہ کا جسکا نام جادو گھر ہے سب دیکھ سکتے ہیں اور بیان کر سکتے ہیں کہ ایسا مکان اور ایسا سامان ہے
لیکن اس دیکھنے سے اسکے اسرار مخفیہ نہیں معلوم ہو سکتے لہذا انھیں اسرار مخفیہ کے [illegible]
تعلیم خدا لکھا گیا ہے تا کہ سب اہل کتاب اور اہل ایمان واقف اور آگاہ ہو کر دھوکا نہ کھاویں اور فریب شیطان میں
پھنس کر دولت ایمان کو ہاتھ سے دیکر فریمیشن نہ ہو جاویں اور آخرکار صورت افشا اس راز کی زبان فریمیشن سے
اور کلید قفل دہان فریمیشن کی بھی ظاہر کر دی ہے کہ جو شخص چاہے فریمیشن سے بھی پوچھ لیوے کہ بدون کہے اس
[illegible] جیسا کہ پیشتر چھپانے میں بے اختیار تھا کہ سر دیتا مگر سر نہیں دیتا تھا اس سے زیادہ تر بعد استعمال
کلید قفل دہان کے اسکے افشا میں بے اختیار ہو جائیگا کہ سر دیگا مگر سر کو اخفا نہ کریگا لہذا نام اسکا [illegible] بھی

افشای اسرار فریمیشن

[illegible] اسرار پایا ہے اسرار عجب افزا حیرت بخش عقلا اسمیں تین ہیں ایک یہ کہ کیا عمل کرتے ہیں
[illegible] فریمیشن ہونے کے ہرگز کوئی کسی طرح اسکا بھید زبان پر نہیں لاتا اور منہ پر قفل پڑ جاتا ہے دوسرے
[illegible] پیر اور برادر کو نہیں پہچانتا اور فریمیشن دوسرے فریمیشن کو نادیدہ و ناشنیدہ فوراً پہچان
لیتا ہے یہاں تک کہ اگر دور سے جہاز آتے دیکھے تو فوراً جان جاتا ہے کہ اسمیں ایک فریمیشن بھی ہے تیسرے یہ کہ
[illegible] فریمیشن تازہ شہر میں وارد ہو یا عقب دیوار گذرے فوراً دوسرے فریمیشن کو جو شہر میں رہتا ہے خبر ہو جاتی ہے
[illegible] اسی باتوں کے دریافت کرنے کے واسطے اکثر بڑے بڑے عقلا اور اہل کتاب اور امراے دولتمند فریمیشن ہو کر
اپنا اپنا ہاتھ سے دیتے ہیں لہذا اس رسالہ میں یہ سب اسرار اور وجہ اسقدر اخفا اور قفل دہان کی اور
[illegible] شناسائی اور معلوم ہو جانے خبر فریمیشن غائب پوشیدہ عقب دیوار کی واضح تر لکھ دیے ہیں بلکہ آنکھوں سے
[illegible] دیے ہیں جو جو معاملات اس فریمیشن خانہ میں لیجا کر عمل میں لاتے ہیں وہ سب صاف صاف لکھ دیے ہیں کہ انکا بدون فریمیشن ہوے معلوم کرنا

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھاپا گیا

مضمون اطلاعی ضروری الملاحظہ تقدماً للحفظ

یہ رسالہ کشف فریمیشن کا محض واسطے انتباہ بندگان خدا کے مشتمل کام
تا بندگان اہل ایمان اور اہل کتاب ناواقف بخیال درست رہنے اپنے دین اور ایمان
دھوکا نہ کھاوین اور دولت ایمان کو ہاتھ سے نہ دیوین کس واسطے کہ طبائع بشری
ضعیفہ کے بالطبع جویا اور متعطش ہوتی ہی اور یہ بھید بدون فریمیشن ہونے کے ہرگز معلوم
ناواقفون نے آشنا ہون پایا کہ فریمیشن ہونے سے اپنے دین اور ایمان اور مذہب مین کچھ فتور نہیں
اپنے دین اور مذہب مین زیادہ تر تقویت ہو جاتی ہی پھر مقتضاے تعطش قلبی واسطے دریافت بھید کے
ہو جاتے ہین اونکو تامل نہین ہوتا ہی کہ اسی فریب مین ہزارون اہل ایمان اور اہل کتاب نیست و
رات کے فریمیشن ہو گئے اور اب تک ہوتے جاتے ہین پس جب فریمیشن ہو جاتا اکثر بندگان خدا
دریافت حال کے جیسے وہ حال واقعی ہو صحیح تمام بدون فریمیشن ہونے کے پیشتر بندگان خدا کے معلوم
پھر کا ہیکو کوئی فریمیشن ہو کر دھوکا کھا کر اپنا ایمان ہاتھ سے دیا کرے لہذا ملاحظہ کنندگان
نکتہ باریک پر لحاظ کرنا چاہیے کہ مصنف جو بارے اسرار فریمیشن ہے نے واسطے رونق بازار منافع مطبع
تلاش اور چھاپنے مین اسقدر بذل جہد اور کوشش نہین کی کہ اس مقدار قلیل چند جز سے ایسے
ترقی کیا ہو سکتی ہی کہ شمع کی روشنی نور آفتاب تابان کو مدد نہین دے سکتی ہی بلکہ محض واسطے
ناواقف کے ہین دام مخفی سے آگاہ کرنا ضرور ہوا کہ * اگر بینم کہ آتش بر کاہ است * اگر خاموش نشینم
پس اس صورت مین ارباب قدر شناس یعنی فہم ذی مقدور سے یہ امید ہی کہ ایسی کتاب قلیل القیمت
حافظ ایمان جمیع اہل کتاب کی خریداری اور تقسیم عام مین کمال ہو جیسا جر جزیل اور ثواب آخرت
زیادہ ہوئی امر خیر نافع خاص و عام کا ثواب عقل مین نہین آتا پس جسقدر اسکی خریداری ہوئی کما
زیادہ تر اہتمام ہوگا مطبع مین مکرر بھی دو روز مین چھپ سکتا ہے اس صورت مین ادھر خریدار
والا ہمت کو ثواب فیض عام اور ادھر حق حسن خدمت اور نفع رسانی اہل مطبع کا بھی
ادا ہو سکتا ہی مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار * لہذا مہتمم خیر خواہی ایک نکتہ با

ان رسالہ ... ہوا ضرور ترہ ہوا وہ نتیجہ یہ ہی کہ جب کوئی اس رسالہ کو تمام و کمال ملاحظہ
کیا بات ... ہوا اگر بگوش دل سُن لیویگا اوسپر سب حال اس بھید یعنی فرمیشن کا بخوبی معاملہ
... اور کسی طرح کا شبہہ اوسکے دل مین باقی نرہیگا اور سب فریب و مکر کھل جاویگا
... سے اول قبول کریگا کیونکہ اون رسالہ نے غایت تنقیح اور مدد تائیدات غیبی سے
کچھ ... اوس پر اکتفا نکر کے آنکھون سے دکھایا ہی فقط سمعی اور بیانی نصیب گوش و زبان پر
نہین کی ہی بلکہ گوش و زبان پر ترقی کر کے نصیب چشم کر دیا ہی اول قرائن عقلی اور تفرسات قیاسی
نقل لکھے ہین پھر تحقیقات اپنی بچشم دیدہ پھر مضامین سمعی جو ارباب عدول و ثقات کا اتفاق و ...
تحقیق کیا اسپر اکتفا نکر کے اون سب کا رافتادہ چشم دیدہ سے بدست و قلم لکھوا بھی لیا بلکہ مہر بھی
ربھی کروالی پھر اسپر بھی ترقی کر کے فرمیشن کی زبان سے سُن لینے کی بھی صورت لکھدی ہی کہ
... ہوا اوس حکمت عملی سے فرمیشن کی زبان سے بھی بگوش خود سُن لیوے باوجود ان سب تنقیحات اور
... تنقیح کیا ہی کہ ان سب قیاسات قرائن عقلی و نقلی و تحقیقات سمعی و معاینہ چشمی کو اوسکا
... تطبیق دی ہی اس سب پر طرہ یہ ہی کہ ان سب ایک ایک معاملہ فرمیشن کو آیات و اخبا[ر]
... قرآن تفاسیر معتبرہ و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حرف بحرف تطبیق دی ہی اور عقل بھی
... ہی اور اوسکے آثار و علامات ظاہری جو دنیا مین نمایان ہین اوسکا بھی نشان دیا ہی کہ
... ندہ کا دل وجد کرتا ہی اور سب مضامین واقعی مثل نقش کالحجر دل پر جم جاتے ہین اور آدمی اپنے
... آسمانی کی تقویت حاصل کر کے اس دام فریب سے بچ جاتا ہی پس اس سبب سے جو اہل ایمان
... پس دام فریب کی خبر اپنی کتاب و اپنی عقل کے موافق پاتا ہی فوراً باور و تصدیق کر سکتا ہی اگر
... میشن سے بدون تقدیم حکمت عملی مندرجہ رسالہ کے ان سب مضامین واقعی کی تصدیق پوچھیگا
فوراً انکار و تکذیب کریگا او مغالطہ دیویگا اور غلط بتاویگا کس واسطے کہ جب تصدیق کی گویا سب
... ن کا اپنی زبان سے کہدیا یہ کسطرح فرمیشن کر سکتا ہی اس راہ سے ناگزیر انکار و تکذیب کریگا
... مقام مین عاقل کو چاہیے کہ اسی انکار و تکذیب فرمیشن کو عین دلیل صحت سب مضامین

وَعَلٰى آلِهِ الَّذِينَ هُمْ سَرَاةُ ذَوِي الْإِيمَانِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ هُمْ
و بر آل او که آنان سرداران صاحبان ایمان اند و بر اصحاب او که ایشان

هُدَاةُ أَصْحَابِ الْإِيقَانِ وَالْإِتْقَانِ

رهنمایندگان اصحاب یقین و استوار اند

اما بعد توان دانست که سر هرگاه از دو کس بلکه از دو لب متجاوز شده شایع شود کما قیل کل سر جاوز الاثنین
فشاع الخ مگر سر فرمیشن که بهزاران کس تعدیه و تجاوز کرده میکند و هنوز پنهان از غیر فرمیشن مخفی است
و استدراک و تشخیص این سر از قرائن عقل و نقل اگر واقعی هم باشد مفید قطع و یقین نمی تواند شد
که مضامین قیاسی را چه اعتبار و کرامت نص قطعی صحیح بظاهر درین خصوص دیده نشد که بران حکم قطعی
و یقینی کرده آید آخر [illegible] و اکثر سخنان تکلم کرد که این همه تقدیم و تواتر از غیر فرمیشن مخفی ماندن
غالب که خالی از سحر نباشد که همان سحر مشهور سکوت بر لبها میزند چون کاتب الحروف در تفتیش و تنقیح
این راز اهتمامی [illegible] از عقل و قرائن و آیات و حدیث و تحقیقات [illegible] به ثبوت و وثوق رسید تنقیح
و بسط تمام چنان [illegible] که عقل سلیم هم تصدیق و وثوق [illegible] اما که از زبان فرمیشن
هم سر آن یافته نشود یا بچشم خود دیده نشود خلجان خاطر نمی رود تا اینکه حسب اتفاق و حکم تقدیر [illegible]
شوال ۱۲۹۶ هجری [illegible] در کلکته افتاد در آنجا که از بعض واقفکاران بینندگان حال و بعض
فرمیشن واقعی دریافته و تحقیق شده همه حال واقعی با قیاس و قرائن و تحقیقات خود که پیشتر در فقره
[illegible] نوشته شده بود مطابق افتاد و به تقدیر هم بمزید تنقیح و تحقیق بس نکرده آنچه از شخصی مسلم الثبوت
از زمرهٔ عدول و ثقات که فاضل متبحر و مدرس خاص بلکه معاون علمای مدرسهٔ سرکار کمپنی بود و همه حالات
و معاملات فرمیشن بچشم خود دیده و تحقیق کرده بود بتحقیق و تنقیح و ثبوت پیوست و با عقل و نقل هم مطابق افتاد
بجنسه بقلم خاص املا و انشای معزی الیه بتوضیح تمام بطور تقریظ در آخر رساله نویسانیده مهر کنانیده شد
و آنچه از تحقیقات امین مدرسهٔ کمپنی که هر دو بیدار از ثقات مسلم الثبوت متین و مهذب اند بوثوق
رسید و با عقل و نقل و تحقیقات خود هم مطابق افتاد نیز در اواخر رساله بتصحیح تمام شرح داده شد

وآنچه از بیان فرمشن بتحقیق و تنقیح و تطبیق رسید نیز بعینه و حکایتها و اخبار نوشته شد و آخر کار که این بسته
کلید این قفل دهان هم بهم رسید و با عقل و نقل و قرینه قیاس هم قریب تر بنظر در آمد نیز در آخر رساله
بنگارش سپرده شد غرض که چنان مستخرج است که در فرمشن همه عادات و خصائل حسنه و صفات پسندیده
مثل سخاوت و ترحم و حلم و بردباری و صبر و تحمل و سلامت روی و رضاجوئی خلایق و دوری
بندگان خدا و راستگوئی و راست معاملگی و مروت و فتوت و صلاحیت و تهذیب اخلاق تعلیم داده
میشوند همین صفات را عین ایمان و مایه نجات خود میدانند بنابرین ظاهر شد که بهر طریق که اشخاص شیعه
و سنی و هنود و یهودی و نصاری باشند بدستور همه عادات ظاهری بحال خود باشد مگر فقط ایمانی
که مراد از عقاید باطنی است قطعاً از ایشان زائل میشود مثلاً ایمان و ایقان او بر بعث و نشر و جنت
و نار و حساب و کتاب و کتب آسمانی و ملائکه و انبیا و اخبار انبیا علیهم الصلوة والسلام در دل
نمی ماند و قطعاً از ایشان محو میشود و هر شخص با عقل خود تقلید تحقیق این همه مسائل قبول [illegible]
بیداش میشنیدند که اینهمه برای تخویف خلق است کارخانه او تعالی که انتهائی ندارد و هزاران خلقت
و هزاران عالم پیدا کرده و میکند و خواهد کرد و می میراند و خاک میکند و باز عالمی دیگر پیدا میکند او را چه فنا
که پس از سالهای دراز باز همان مردگان خاک و خاک توده پاره پاره مناسبت اتفاقی را بجای خود تمام زنده
و مبعوث کند و مواخذه و محاسبه و حدود و قصاص جاری فرماید بلکه در زمانه حیات هنگام وقوع
اعمال خیر و شر جزا و سزا اختیاری نداشت و کدام مانع بود که بعد نیستی و فنای بحت مدتها
باز زنده و مواخذه کند از ازل همین کار اوست که هر گونه خلقت پیدا میکند و می میراند و باز صنعت
و عالم دیگر پیدا میکند اینکه در دنیا کسی از رنج و راحت خالی نیست همین مکافات و جزا و سزای
اعمال حسنات و سیئات او در دنیا تمام میشود و باز پس از سالهای دراز چه مواخذه قالوا ءاذا متنا وکنا ترابا و
عظاما ءانا لمبعوثون و نیز حسب مذهب و طریقه سابقه خود عبادت هم بظاهر میکند تا پرده از روی کارش نیفتد
مگر عقیده باطنی و قول او بجای خود همین است که خدا را ازین برخاستن و نشستن و فاقه کردن و بادیه
پیمودن و صدقات گرفتن که نامش صوم و صلوة و حج و زکوة است چه حاصل و چه فائده که ذاتش غنی است

همین که با بندگان خدا نیکوئی و رافت کرده شود و بدمعاملگی و فریب و مکر و دغا و دروغگوئی و خیانت و خلف
وعدگی روا ندارد و همه بندگان خدا را از خود راضی و خوشنود دارد همین مایهٔ نجات خود و رضای خالق است
که گفته اند ؎ خواهی که خدای بر تو بخشد ✻ با خلق خدای کن نکوئی ✻ الغرض چون کاتب الحروف حال
چنان دید لاجرم بنابر انتباه مسلمانان ناواقف که اکثر بسبب ناواقفیها محض به نیت استعلام و استدراک
حال فرمیشن دولت ایمان از دست داده فرمیشن شده بدستور مهر سکوت بر لبها میزنند بتسطیر
این سطری چند مبادرت کرد تا نشود که از لاعلمی ها درین بلا افتاده دولت ایمان از دست دهند غرض
که مثل گمراهی مخنثان باید دانست که هر که لقمه از آن خورد قلب ماهیتش و مثلهم و منهم گردید فهم من فهم

مقدمه در اصل حقیقت و بنای فرمیشن

چون لفظ فرمیشن لغت انگریزی است لاجرم صحت لفظ و معنی لفظی از ارباب آن توان دریافت و آنچه
بتحقیق واقعی معلوم شد بجای خود سجامه سپرده شد نوعیکه تا الفاظ مامردم بر زبانهاست همان لفظ
تعبیر کرده از اصل حقیقتش و ماهیتش آنچه معلوم شده است نوشتن ضرور افتاد تا بندگان خدا
از ناواقفیها مبتلا نشوند زیرا که بسبب مخفی بودن این معما اکثر ناواقفان ناعاقبت اندیش اول
محض به نیت استدراک حقیقت حال فرمیشن میشوند بعده اگر مهر و دستر آن نمی دهند بدین
جهت دگران را هم بنابر ادراک سر آن و کشف این معماهای استدراک آن بی اختیار جوش میزند
تا اینکه همین تعطش و بی اختیاری این مرض متعدی شده یوما فیوما ترقی پذیرفت و عالمی مبتلا شد
و میشود و شیطان را دام قوی برای گرفتاری مردمان بدست آمد و عجیب چند قانون درین مرض
متعدی لازم گرفته اند که انسان را در اختیار کردنش دقت و دشواری نمی شود بلکه شغف و اهتمام
می افزاید اول ابتدای شغف همان استدراک حقیقت حالش می باشد دوم چون دیدند که بر هیچ
مذهب از مومن و کافر و یهود و نصاری و غیرهم موقوف نبوده است و هر که باشد بر و یالان است
و در احکام اصل مذهبش بظاهر فرقی و فتوری راه نمی یابد لهذا بسیار بر دلها سهل شده است سوم فواید دینوی
هم درین واثق تر میدانند که یک دگری همجنس خود را هیچگونه محتاج نتواند دید چهارم در بدحال و مصیبت

وضرورت از جان ومال ومجاهدات روحی وجسمی شریک ومعین یکدیگر میباشند بخلاف دیگر مذاهب وفرق
که در دوستان وبرادران باهم جنگ است بلکه هیچ الفت نه برادر برادر دارد نه هیچ مهر می نه پدر را
بپسر می بینیم مگر غرضیکه بدین وجوه وطمع این مرض عام شایع وفراوان شده وتعدیه میکند لهذا حقیقت
حالش نوشتن واجب آمد تا کسانیکه محض نابرادراک حال فرمیشن میشوند فی فرمیشن شدن حقیقتش
دریافته بعد سکوت بهم رسانیده باز مانند وکسانیکه بدیگر وجه اختیار میکنند نیز از قبایح آن آگاه شده
گمراه نشوند فایده بعد تحقیقات واقعی آخر کار معلوم شد که اکثر اهل کتاب را فرمیشن میکنند وهنود را نمیکنند
که خود کتاب وایمان ومذهبی ندارند وعلت غائی از فرمیشن کردن سلب ایمان است این خود در هنود
حاصل پس اولاً یک نکته بگوش دل خاطرنشین باید کرد تا اصل مدعا بآسانی برخاطر نشیند وآن اینکه
اگر بالفرض کسی معاملات فرمیشن را بچشم دیده بیان هم کند که چنین وچنان حرکات ومعاملات میکنند
وعجائبات می نمایند ازین بیان هم اصل ماهیت وکیفیت آن معلوم نمی شود مثلاً اگر کسی ساعت
انگریزی را دیده بیان کند که هر یک گھنٹه چنان آواز میدهد وبر نصف وربع چنین آواز می آید وحساب
روز ووقت وماه وطلوع وغروب هلال چنان معلوم میشود وآواز باجه ارگن هیچو می آید اینهمه حرکات نمایان که بدیده ظاهر
مرئی میشوند هر یک تواند دید وتواند گفت مگر از چنین بیان کنه ماهیتش دریافت نمی تواند شد که کدام سبب
واقع میشود که اینهمه حرکات مختلفه در شئ واحد درست وصحیح ظاهر میشوند وهیچ یکی فرق والتباسی واقع نمی شود
پس همین نمط اگر کسی حال فرمیشن هم بچشم دیده همه حرکات وسکنات آنجا بیان کرد از ان سامع را صحت
سکوت وادراک ماهیتش نمیشود تا کمیت وماهیتش معلوم نکنم از بیان چنین معاملات ظاهری مرئی چه نتیجه
که مدعا از ادراک اصل حقیقت است نه معاملات ظاهری چه جا که اینقدر هم کسی نمی گوید وحرکات ظاهری
هم بیان نمیکنند پس کدام سبب است که مهر سکوت بر لبهاست حال آنکه طبیعت انسانی به بیان عجائبات
که بچشم دیده باشد بی اختیار ومجبول میباشد خصوصاً امر که خواص را هم تاب ضبط وحفظ آن کمتر میباشد
چه جا که عوام مگر این مقدمه فرمیشن که هزاران فضول سبک وضع ناحفاظ بلبشرم که یک لحظه اخفای سخنی از انها
ممکن نمیباشد وهم محض نیت اظهار وافشای راز فرمیشن میشوند باز چه ممکن است که کنایه هم بزبان آرند گو جان

هم رود ع آن را که خبر شد خبرش باز نیامد پس این کنه نیز دریافتنی هست که باعث اینقدر کف لسان
و اخفای شدید چه می شود که باهمه تعمیم هنوز مخفی است بخلاف دیگر اسرار که هرگاه از شفتین متجاوز
شدند ممکن نیست که مخفی مانند السر اذا جاوز الاثنین فشا و نیز علت غائی و مصلحت شان در یقدر
ستر و کتمان شد دریافتنی است که در اخفای این چه مصلحت دیده اند لاجرم اصل ماهیتش دانستن
مقدم آمد گو حرکات و معاملات ظاهری که از ستم ظریفات است کما هو معلوم نشود که ادراک آن موقوف
بر فریمیسن شدن است اعوذ بالله من ذلک پس اصل حقیقتش چنان نوشتن می باید که از روی
عقل بخاطر نشیند و وجدان صحیح هم قبول کند و گنجایش اشتباه و احتمال کذب هم باقی نماند و چون هیچ
امور فقط قیاسی گو قریب العقل هم باشند معتبر نمی باشند لهذا نص قطعی هم ضروری باید تا هیچگونه
عقلاً و نقلاً گنجایش اشتباه و احتمالات باقی نماند و بجز وثوق چاره نباشد والله ولی التوفیق

فصل در بیان اصل ماهیت و حقیقت فریمیسن و دیگر حالات ما یتعلق بها

اول باید دانست که چنین امر خفایان متعارف که از سالهای دراز جاری و در هر دور و هر قرنی هستی اصل بوده باشد
که اکثر علمای سلیم الرای هم درین مبتلا بوده اند لاجرم اصلی داشته باشد که عقلا بهمان شبهه مغالطه خورده اختیار
میکنند و عیب را بصورت هنر دیده فریب می خورند و من هم در جستجو و تحقیقات اصل ماهیت این چه اهم که از ادراک
معاملات و حرکات ظاهری که آنهم کسی بیان نمیکند کاری نمیکشاید چون بنگ در نگریستم و تحقیقات کردم
و دیدم که عقلی و روایات سماعی تطبیق دادم اصل وجود و هم تا غیر این بشرح و بسط تمام در مصحف عزیز یافتم و مزید
احتیاط بر اینقدر هم بس نکرده اکثر تفاسیر خصوصاً تفسیر فتح العزیز تلاش کرده دیدم و غور کرده با مضامین
سماعی موازنه کردم مطابق بر آمد و دل هم بر واقعیت آن قرار گرفت که البته چنین بوده باشد و آنچه شنیدم
و تحقیقات کردم و بعقل و فکر سنجیدم بعینه و بتصریح بیّن صاف صاف در مصحف عزیز دیدم که لا رطب و لا یابس
الا فی کتاب مبین لاجرم بران وثوق کامل کرده اصل گذشتنش ره انداز شبهه جرات بتحریر کردم که خالی از
نفع عام نبوده است بیت اگر بینم که نابینا و چاه است ٭ و گر خاموش بنشینم گناه است ٭ و آن اینکه فتنهٔ حضرت سلیمان
علیه السلام خود ثابت است و نیز واقعی که بعد فتنهٔ آنحضرت یکی انگشتری آنحضرت را ربوده دعوی سلیمانی کرده بصورت

حضرت سلیمان آمد بر جن وانس ودیگر حیوانات مسلط شد کما قال عز وجل ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ
جسدا ثم اناب وتصریح این حکایت در تفسیر جلالین واضح تر است من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ
وازانجا کہ جن خود از زمرۂ شیاطین اند کما قال وکان من الجن چہ جا کہ دیگر اخوان الشیاطین ہم بحکم جنسیت
باو در ساختہ باشند پس دیوان وشیاطین درچنان حال راہ باطل وکفر را درلباس اسلام وہدایت بمردمان
لاعلم تعلیم نمودند آنہا را شنیدہ اینکہ از زبان حضرت سلیمان می شنویم چگونہ ایمان نیاریم وباور نکنیم
آن راہ ضلالت را عین ہدایت دانستہ بعقیدت تمام اختیار میکردند تا اینکہ بمرور دہور آن عقیدۂ فاسد
سینہ بسینہ متبادر شدہ بصورت کذائی جلوہ ظہور گرفت کہ نامش فریمیشن کردند مگر در کفر وضلالت این
شبہ نیست وکسانی کہ نسبت بحضرت سلیمان می کنند یا دانستہ برای مغالطہ وگرفتاری دیگران تجاہل آنست
یا خود غافل وگمراہ وفریب خوردہ اند چنانچہ او تعالی تصریح واقعی میفرماید واتبعوا ما تتلوا الشیاطین
علی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر ازین صاف وصریح
ہویداست کہ نسبت کفر بطرف آنحضرت بیجاست مگر شیاطین کہ بجای آنحضرت نشستہ کار خود میکردند
کافر شدند وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا ازان باز کہ آنحضرت بحکم ثم اناب بعد توبہ والی سلطنت
خود قابض ومتصرف شدند آن ہمہ شیاطین بعضی را در سلاسل واغلال وعذابات شدید مبتلا فرمود
کما قال عز وجل والشیاطین کل بناء وغواص وآخرین مقرنین فی الاصفاد والمدعا کہ اصل فریمیشن ازین
جا ہست وتکفیر بعض ہم ازہمین جا ثابت چون شیاطین احتمال داشتند کہ شاید کسی باصل کار پے
بردہ ودیگران را متنبہ کردہ باز دارد یا باز آنحضرت سلیمان علیہ السلام بجای خود متمکن شدہ از عقائد
وحرکات وعادات آنہا آگاہ شدہ تدارک فرماید کما وقع لہذا ستر وکتمان ضرور دانستہ در حرکات
وعادات وعبادات ظاہری فرق نکردند تا پردہ از روی کار برنیفتد چنانچہ ہنوز ہمین ضوابط وشرائع
جاری ہست ونیز بخیال آن کہ انسان در بیان عجائبات بے اختیار ومجبول ہست وحفظ راز ازو
دشوار لاجرم قطع نظر از تہدید وتخویف بسیار سحری براو مسلط کردند کہ بسبب سحر بودنش اظہار
آن از زبان خودش ممکن نباشد کما قال اللہ تعالی ویعلمون الناس السحر واکثر قامات

بچاه بابل رفته از هاروت وماروت سحر کرده مسلط میکردند حال آنکه آن فرشتگان نمی آموختند واول در تعلیم
آن عذر وانکار بسیار میکردند وآگاه می نمودند که محض کفرست وما یان در فتنه وبلا بوده ایم شما نیاموزید
وکافر نشوید کما قال عز وجل وما انزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت وما یعلمان من احد حتی یقولا
انما نحن فتنة فلا تکفر چون شیاطین الجن والانس نمی شنیدند ونمی فهمیدند وباصرار تمام می آموختند
ناچار تعلیم میکردند حال آنکه بجز ضرر وکفر صریح هیچ فائده آنها نبود کما قال عز وجل ویتعلمون ما یضرهم ولا ینفعهم
ولقد علموا لمن اشتراه ما له فی الآخرة من خلاق ولبئس ما شروا به انفسهم لو کانوا یعلمون وگر آن مردمان می آموختند
وایمان بجا آورده پرهیز میکردند در حق آنها اولی تر بود کما قال عز وجل ولو انهم آمنوا واتقوا لمثوبة من عند الله
خیر لو کانوا یعلمون تفصیل این قصه در تفسیر فتح العزیز بشرح وبسط تمام موجودست من اراد الاطلاع
علیه فلیرجع الیه مجملا اینکه زنی باصرار ومبالغه تمام بسر آن چاه رفته که آموخت دید که سواری مسلح ومکمل از چاه
برآمده چون برق وباد بر آسمان رفت بآن زن گفتند که تو در سحر طاق شدی وآن سوار که بر آسمان رفت ایمان
تو بود که از تو جدا شد ولبئس ما شروا به انفسهم لو کانوا یعلمون از همین زهره مراد است ازین بست که در زهره
زنان اکثر ساحره شنیده می شوند ودر مردان کمتر وهمچنین نمط مردی باصرار تمام برای آموختن آن رفت
از هم بعد عذر وممانعت بسیار عهد گرفتند که نام خدا هرگز بزبان نیاری باقی هرچه خواهی اختیار داری
چون آن هدایت غیبی رهنمون او شد که در هر مقام وهر وجه کلمه لا اله الا الله از زبانش برآمد
آن صورت سحر باطل شد وآن کس از عنایت الهی با ایمان برآمده بسلامتی ایمان خود شکرها
گزارده همین که واردات آنجا پیادشاه عصر گفت سلطان وقت بسیار از بسیار تعظیم وتکریم او کوشید
[illegible] داشت تفصیل این هر دو حکایت در تفسیر مذکور مذکورست ولو انهم آمنوا واتقوا لمثوبة
من عند الله خیر لو کانوا یعلمون از هیچ کسان مراد است الله اعلم که بسبب هیچ معاملات خوف فشا
یقینی بود لاجرم بر فقط تحذیر وتخویف اکتفا نکرده مسحور نموده که نام شیطان خبیث را هم بر مسلط
میکنند که همه شیاطین از ابتدا بهمین کار مصروف وبانی بوده اند وآن سحر که نامش در زمانه
فرمیشن کرده اند همان شیطان مسلط را معبود برحق و دوست وحاضر وناظر دانسته چراغ

احتمال دیگر نیست تا اینکه آن فریشن ساحر دبی جان و افشای آن مومن بیگناه شد و آن مومن اسیر زنجیر گردید یا
چاره نماند ناگزیر آن بیچاره چندی بدیار دیگر رفته بانتظار قدرت الهی نشست آخر بحکم قدرت الهی در زمینه
بعد آن فریشن خود از جهان گذشت و آن مومن باخدا بدستور در دین دیار آمده هنوز بهر کار مصروف و زنده
و خوش باشد قولهم ست والله متم نوره ولو کره المشرکون وکاتب حروف از نام هر دو آن واقف و شناسا
مگر بزبان خاسپردن خلاف احتیاط دیده اند و بهمین احتیاط نام خود هم درین رساله ها ننوشته که خود شهرت آ
محض برای اطلاع و انتباه ناواقفان این حرفی چند بخامه سپرده شد تا از لاعلمی فریب نخورند و کافر نشوند
المدعا که تاثیر سحر ثابت و تحقیق بدایت و درایت رسیده نهی بابی که اکثر رهزنان چیزی از سحر بمسافرین میخورانند
فورا آن مسافر محکوم آنها میشود که همه مال و متاع خود نهاده بحکم رهزنان بجاه افتادن و جان دادن مستعد
می شوند و مشهور هست که مخنثان چیزی از سحر می خورانند که اگر ستم وقت هم باشد به تخنیث و عادات مخنثان
بی اختیار و مجبول می شوند پس اگر فریشن هم بزور سحر در اخفای حالش مجبول باشد چه بعید که از نص قطعی
هم سحر ثابت ست کما ذکرنا آنفا مگر اینهم بی شبهه هست که موثر حقیقی بر آن هم قادر مطلق ست هر کرا خواهد
از ضرر آن محفوظ دارد و اضرار هم بمشیت اوست که حکایات ما سبق برین شاهدین عادلین بود و انفع
و ضررش باختیار اوست کما قال وما هم بضارین به من احد الا باذن الله اکنون باید دانست که برای
نوع بشر هیچ دولتی و نعمتی به از ایمان نیست مال تصدق جان و جان فدای ایمان ست و هیچ عبادت
و عمل بدون ایمان مفید نیست و شیطان محض دشمن و خواهان ایمان ست هر عمل صالح و عبادت که خواهی
کرده باشی شیطان را با آن پروائی نیست مثلا اگر کسی همه تن محو عبادات و زهد و تقوی قائم اللیل و صائم النهار
باشد و در عقیده اش شبهه باشد که آیا خدا یک ست یا معاذ الله دو و تر از آن همه عین ضلالت ست و در فریشن
همه عادات و عبادات بیقصوری باشد بلکه حلم و رحم و دوستی و خلق و تهذیب زیاده می افزاید فقط عقیده و ایمان
باطل میشود و مطلب شیطان در همین است و هرگاه انسان از خدا و ذکر خدا روگردانید تسلط و قبضه شیطان
بر او واجب شد کما قال ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین پس علی هیچ وجه سحر
و کافر بودن فریشن و تسلط شیطان بر او بدلائل عقلی و نقلی و بدایت و درایت ثابت و همین قدر

انتباہ و اطلاع برای حفظ ایمان مومن را کافی است تا متنبہ شدہ مبتلا نشود تا اینجا نوشتہ بودم کہ اتفاقاً
با شخصی فرمیشن ملاقات شد بعد گرمی چند صحبت ناواقفانہ بسبیل حکایت پرسیدہ شدہ کہ این فرمیشن را
چہ حاصل ست او ہم ما را راغب دانستہ باستحسان تمام بیان کرد کہ فری بزبان عبرانی آزاد را گویند
و میشن بہمان زبان معمار را می گویند کہ مجموعہ این فرمیشن شدہ و از کثرت استعمال بر زبان عوام
فرمیسن جاری ست پس آن معماران کہ در زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام بکار عمارت بیت المقدس
مصروف بودند بجلدوی آن خدمت از عبادات و ریاضات شاقہ کہ دران عہد مرسوم بود معاف بودہ
از مواخذات اخروی و عذاب دوزخ آزاد می شدند و خود را از ہمہ محاسبہ و مواخذہ مستثنی و بری
میدانستند کہ ترجمہ این لفظ معمار آزاد ست پس ہر کہ درین زمرہ داخل شود گویا از بازخواست اخروی
آزاد و بری ست فقط این مضمون و عقیدہ اش کہ خود را با ہمہ کفر و ضلالت بری از مواخذہ اخروی
میدانند زیادہ بشان نزول این آیہ توثیق می بخشد کہ خاص در شان ہمچو کسان نازل شدہ است
وانہم لیصدونہم عن السبیل ویحسبون انہم مہتدون چون این حکایت از زبان او شنیدم بر تکفیر
و فساد عقیدہ فرمیشن واثق تر شدم و انچہ عقلاً و نقلاً و بداہتہً نوشتہ ام بآن قریب قریب مطابق تر یافتم
و ہیچ گونہ شبہہ در تکفیر آن باقی نماند کہ ہمین مضمون خاص از آیہ کلام اللہ ثابت ست کما قال عز و جل
والشیاطین کل بناء و غواص چہ عجب کہ بنا و غواص از ہمان معماران آزاد مراد گرفتہ باشند
بہرحال گمراہ بودن آنہا ہم ثابت کہ آنحضرت بعد تسلط خود آنہا را بسلاسل و اغلال مقید و محبوس کرد
کما قال اللہ تعالی و آخرین مقرنین فی الاصفاد پس درین صورت بفرض تسلیم این قول کفر آنہا
بدین نص ثابت شد لاجرم احتیاط واجب بعد ازین زود تر می در کتاب تحفۃ الصفا قصۂ فتنۂ سلیمان
علیہ السلام منظوم درآمد مضمونش بعینہ ہمین و مطابق ہمین مضمون ست گو بصراحت لفظ فرمیشن
مشہور نیست کہ تا آن زمان این قدر بحد افراط نرسیدہ بود و باین لقب شایع و ذائع نشدہ باشد و در ہمین
مقام این حدیث نبوی ہمین قول ما نحن فیہ در کتاب مذکور دیدہ شد کہ بجا مسرور می شود قال النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم سیخرج فی آخر الزمان شیاطین اوثقہم سلیمان ابن داود فی البحر یجالسونکم فی مجالسکم

ولعلہ یکلم سنتین وبینکم فلا تقتبعوا منہم فانظروا فیہ کہ بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاملۂ فریمیشن در پنہان ماندہ
آنجا بعینہ مطابق مضمون این حدیث ست پس احتیاط شرط است کہ شخص بنا بر انتباہ و بدین تصریح
بنجامہ سپردہ شد تا ابنای جنس مغلط و فریب نخورند بیت اگر بینیم کہ نابینا و چاہ است *
وگر خاموش بنشینم گناہ ست * وما علینا الا البلاغ المبین

انجامید رسیدن کلکتہ از شخص ثقہ واقف حال مسلم الثبوت بثبوت و تنقیح پیوست بنجامہ سپردہ میشود

تا اینجا حال فریمیشن انچہ عقلاً و نقلاً دیدہ و شنیدہ و سنجیدہ و تحقیق و تنقیح کردہ بودم بدلائل واضحہ
بنجامہ سپردم و بروز تقریر تا امکان ثابت ہم کردم مگر تاہم تا کہ از زبان فریمیشن نشنوم
یا بچشم نہ بینم ضیقان خاطر نمی رفت و اطمینان واقعی نمیشد تا اینکہ رفتہ رفتہ در ۱۲۶۹ ہجری بحکم تقدیر
بہ کلکتہ رسیدم و با اکثر صاحبان و ارباب و عمائد آنجا گرم برخوردم تا اینکہ با مدرس مدرسہ و صاحب مہتمم
آنجا نیز ملاقات شد و صحبت گرم شد روزی بر سبیل تذکرہ کہ ذکر فریمیشن بمیان آمد امین مدرسہ
کہ خود دیدہ و محفوظ ماندہ و از ما شنیدہ مہتمم آنجا بخوبی دریافتہ بود ہمہ حال مفصل بیان فرمود حتی کہ برای بردن
کاتب ہم بملاقات ماشتر آنجا و نمودن ہمہ سامان آنجا مستعد شد چون اصل مطلب کاتب تحقیق حال بود
نہ رفتن آنجا کہ از پیشتر منکر و کارہ بودم و برای دریافت حال باز چنین کس کجا ہم میرسید انہ استدراک
حال از ہمان امین مدرسہ کہ مرد ثقہ و مہذب و فاضل و دیندار خاندانی بود اول نمود بتاریخ ہفتم
ذیقعدہ ۱۲۶۹ ہجری یوم شنبہ مطابق ۱۳ اگست ۱۸۵۳ عیسوی بین العصر والمغرب کہ نوبت
استفسار رسید چنان وا نمودند کہ چند مکان درجہ بدرجہ بصورت دیران مہیب ہستند کہ ہر پنج
درجہ منتہی بودہ اند و ہر درجہ یکی از دیگری مہیب تر و پریشان تر و بقدر وقت مغرب تا یک درجہ اول
بسیار پاپوشہای کہنہ و بوسیدہ چرمی کثیف جا بجا متفرق افتادہ اند و مکان وحشتناک
بجہت رفتن دران درجہ شرط اول ہمین میکنند کہ زنہار زنہار نام خدا و ذکر خدا و عقیدۂ خدا و تصور خدا
تا دیدہ کہ عقیدۂ محمدیہ است بخاطر نباید گذرانید بر این معنی عہد میگیرند و ہم از تاثیرات آن مکان ست
کہ عقیدۂ خدا خود بخود از دل زائل می شود و عقل آن مقام برایمان آرندہ بخدا است نادیدہ

نسبت حمق و سفاهت میکنند و این هم غالب که از تاثیر سحر باشد که نام آن همان جادو گھر مشهور است
و در درجه دیگر که نوبت رسید چه دیده شد که استخوانهای بوسیده مردگان و کاسه های سر
و بعض جاها جسدهای خشک مردگان متفرق پریشان افتاده اند که خوف می آید این مقام از اول مهیب
و وحشت ناک تر و فراموش کننده نام و ذکر و یاد خدا بود درین مقام زیاده تر طبیعت را
لغزش میشد که هر چه هست همین ست نام خدا و رسول از تخویف و تحذیر حمقا بیش نیست هرگاه نوبت
بدرجه سوم رسید آنجا کثافت بدستور و هیبت و ویرانگی زیاده تر و اکثر آوازهای مهیب که الفاظ آن
بادراک نمی آید نیز بگوش میخورد و در وسط آن مکان یک چوکی کثیف نهاده است در آن حال که از شخص همراه
پرسیده شد که آخر مآل ازین چیست گفت که خاموش خاموش دم مزن هرگاه بران چوکی پا خواهی نهاد و
فریمیشن خواهی شد و همه حال بر تو ناگفته منکشف خواهد شد که بگفتن نمی آید آثار وجدانی ست که دل درمی یابد
فقط مظهر میگوید که در آن وقت دلم خود بخود متزلزل شد و قدم پیش نه افتاد و لاحول بر زبانم بلا خواست گذشت
که آن صورت متغیر شد و آوازهای مهیب مختلف بگوش خورد تا اینکه قدم پس کشیده بهر نمط خود را ایدر زدم
خداوند حقیقی از فضل خودم محفوظ داشت باز پرسیده شد که آخر چیزی بگوش شنیده شد که چه میشود
و چه میکنند گفت بزور سحر خبائث متشکل شده می ترسانند و مطیع خود میکنند تا اینکه چنان بر دل می نشینند
که هر چه هست همین خبیث ست که بچشم دیده شد خدای نادیده را چه اعتبار و این هم بر دل مستولی می شود
که اگر گاهی حرفی ازین اسرار حقه بر زبان خواهد آمد این شکل مهیب که معاذ الله حاضر و ناظر و توانا ست
فوراً خواهد کشت فقط باری الحمد لله که انچه عقلاً و نقلاً بقیاس و قرینه و دلائل واضحه نوشته بودم قریب
قریب همان مضمون بر آمد و عقیده بر بطلان این عقیده و اثبات سحر قوی تر شد و صحت سکوت حاصل
شد و خلجان و شبهه که بخاطر بود بوثوق بدل شد و این هم همان مظهر بیان میکرد که هر که فریمیشن میشود اول باو
منع می کنند و می فهمانند چون هیچگونه ممتنع نمیشود و مرتبه اصرار و تقید از حد میگذراند ناگزیر در آن
سحرخانه برده فریمیشن می کنند و همین حال کاتب هم قرینته بنص قرآنی پیشتر نوشته است که اول
اسیران چاه بابل آموزنده سحر را منع و تحذیر می کنند کما قال الله تعالی و ما یعلمان من احد

حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر اکنون درین جا ہم ہمان سنت عمل میکنند و نیز ہمان مظہر میگفت کہ ہر کہ
فریمیشن میشود بقدر رسائی و مرتبہ او او را خدمت و عہدہ ہم دران خانہ می بخشند بعض را خدمت جاروب کشی
و بعض را فراشی و بعض را سکانداری و بعض را داروغگی و بعض را پاسبانی و بعض را تحویلداری و بعض را
منشی گری و دیوانی قس علی ہذا ہر فریمیشن را ایک خدمت ہم شرط است چنانچہ یکی از آشنایان کاتب را
نشان داد کہ باصرار تمام بر قدم افتادہ فریمیشن گردیدہ خدمت مجاوری یافت چون دریافتہ شد بیان
واقعی بود و خودش ہم اعتراف و تصدیق نمود مضمونیکہ از زبان خاص فریمیشن بالمشافہ شنیدہ شد
و صورت صحبت و گفتگوئیکہ با فریمیشن بمیان آمد بعینہ بہو بجامہ سپردہ شد تا اینجا حال فریمیشن کہ نوشتہ
بدنسبت خود ختم کردہ بودم کہ تا امکان ہیچ دقیقہ از تنقیح باقی نماندہ است کہ اتفاقاً ہمین فریمیشن ہم وطن
کاتب کہ نہایت یاری تکلف بود بتاریخ بست و ہشتم ذیحجہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری یوم یکشنبہ کہ تعطیل انگریزی بود
وقت ظہر بمکان فرودگاہ کاتب بمقام کلکتہ وارد شد ہمین کتاب ظہیر الایمان کہ پیش نظر نہادہ بود کشادہ
گردان میدید و اوراق میگردانید تا اینکہ بمقام فریمیشن رسید کاتب ترسید کہ کار بکجا رساند باری مجملاً دیدہ گفت
کہ این چہ مہملات بیہودہ خرافات نوشتہ گفتہ شد کہ تا کجا اش بیباک صاف و راست راست بیان از تحقیق من
نخواہی گفت ہمین ہجو و معائب و قبائح فریمیشن خواہم نوشت کہ ہمین نگفتہ ای این قدر پردہ کردن بیہودہ و قبیح
بود و نیش دلیل کافی است کہ در اخفای ہنر و محاسن این قدر غلو و اہتمام نمی باشند گفت کہ این اسرار روحانی و وجدانی
مثل اسرار تصوف بودہ اند کہ بفہم و بیان در نمی آیند مثلاً کسی اگر در سماع حالت وجد رود بعد افاقہ اش کیفیت آن حال خود
بزبان بیان ادا نتواند کرد گفتم کہ آن کیفیت وجدانی نمی پرسم مگر کیفیت صورت مجلس سماع اہل صاحب وجد ہم بعد افاقہ
بیان تواند کرد ہمان را می پرسم کہ چہ معاملات ظاہر ہنگام فریمیشن کردن می کنند گفت کہ از قبیل
صندوق شہادت و تابوت سکینہ اسرار معرفت بودہ اند کہ بہ بیان در نمی آیند گفتہ شد کہ کیفیت ظاہری
آن ہم اخفا می کند یافتہ و تحقیق رسانیدہ اند ارباب سیر و تواریخ بتصریح نوشتہ اند مثل فریمیشن کہ
با ہم ہیچ ایشان حرفی و کنایہ بزبان نمی آرند ازین صاف پیداست کہ خالی از عیب و سلب ایمان نبودہ است
اصرار ہجو و اہانت باقی ہم باری الحال متاثر شدہ سر بسر حرف آمد و گفت کہ این اسرار معرفت و رتما

حضرت داؤد علیہ السلام صورت گرفتہ بود کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام این را بآئین بہین
رونق و ترتیب دادہ در بیت المقدس جلوہ داد از ان بار سینہ بسینہ جاریست عقلای فرنگ از ہمانجا استخراج
و استنباط کردہ رونق دادہ اند و کیفیات وجدانی آن بدون دیدن و فرمیشن شدن معلوم نمیتوانند شد
کہ وجدانیست نہ بیانی الحمد للہ چون آن فرمیشن سخن بدینجا رسانید تشخیص عقلی کاتب بمنزل تصدیق
و بمقام توثیق رسید و ہیچ مقام شبہہ و تامل و تردد باقی نماند درینکہ این ہمان شعبۂ فتنۂ سلیمان است
کہ دیو و شیاطین بجای آنحضرت قرار گرفتہ عالمی را از نام آنحضرت گمراہ کردند کلام تعالی خود برای برات آن حضرت
و انتباہ بندگان خود صاف تصریح میفرماید واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان وما کفر
سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر باقی حال تفصیلی خود عقلاً و نقلاً و قیاساً پیشتر این
بالا تصریح تمام نوشتہ ام کہ اکنون بعنایت الہی بعینہ مطابق آن بتصدیق و تحقیق و توثیق رسید و ہیچ مقام
شک باقی نماند بعد ازین کہ بسبب اطلاع و آگاہی فرمیشن از حال فرمیشن دیگر رسیدہ شد کہ یک فرمیشن
تازہ بعقب دیوار خواہ در شہر در آید فرمیشن دیگر را چگونہ خبر می شود ہر چند گاہی صوت آشنای ہمدگر بنا شند
مگر فوراً بمجرد دیدن مرکب خواہ جہاز خواہ محل از دور در می یابند کہ درین مرکب فرمیشن ہست اگر گفتہ شود
کہ از علامت معین می شناسند لا نسلم اول از بعد بعید علامت چگونہ محسوس تواند شد دوم عقب دیوار
یا بعد مکانی بی دیدن صورت مرکب چگونہ علامت معلوم می شود کہ درین شہر فرمیشن آمدہ ہست این چہ
سببیست کہ پدر ہم پسر خود را بعد امتداد مدت دراز با وجود دیدن صورت ہم از قریب نمی شناسند بجواب
گفت کہ اینہم از ہمان اشراق ہست کہ صوفیہ این را کشف نام نہادہ اند فقط پس اینہم بواقعی ثابت شد
کہ این اخبار و اطلاع ہم بی شبہہ از طرف ہمان شیطان مسلط ہست کہ بالا تصریح تمام شرح دادہ شد و قرآن
مجید ہم از ان خبر میدہد کہ نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین والا اگر از کشف یا اشراق بودی دیگر اخبار غیبیہ ہم
می بایست کہ معلوم شدی تخصیص این خبر خاص چہ بود لاجرم از ینہم واثق تر شد کہ ہمان شیطان مسلط کہ بہمہ
فرمیشنان تسلط دارد ہمین خبر خاص بیکدگر رسانیدہ سبب شناسائی ہمدگر می شود کہ نامش
برای فریب عوام لا یعلم اشراق نہادہ اند از دیگر اخبار غیبی و آیندہ و کشف ضمایر آن شیطان

مسطور را چه خبر که میرسانیده باشد غرض که بهر نمط و بهر پهلو همان مضمون که بالا مدلل نوشته شد درست نشیند
باقی العلم عند الله وما اوتیتم من العلم الا قلیلا لا علم لنا الا ما علمتنا انتهی تنقیح و تحقیق که از روایت هدایت گشته
اکنون حال عقیده و ایمان آن فریشتن باید شنید که تصانیف بسیار دارد و بسیار علوم دران صرف کرده است
مگر تا لش این همه تصانیف همین است که بکدام تاویل و تدبیر جهنمی و کافر بودن تمام بزرگان دین و برگزیدگان
کاملین ثابت و تهمت کند که گفته اند ؎ گر خدا خواهد که پرده کس درد ٭ میلش اندر طعنه پاکان برد ٭ نی آید
نهانه خود را داشت بد ٭ بلکه آفت در همه آفاق زد ٭ معاذ الله مثل حضرت عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی و امام
اعظم و امام محمد غزالی و ملا علی قاری و سعدی و جامی علیهم الرحمة و غیرهم را سب و شتم غلیظ و کافر و شیطان
و ملعون یاد کرده است و چها که بر اینها تهمت ها نکرده است و اینهمه بظاهر برای فریب دهی عوام در پرده محبت
اهلبیت رسالت بیان کرده است یعنی معاذ الله این همه دشمنان اهل بیت رسالت بودند و چون بنگ
نگریسته شد اهل بیت رسالت هم از زبانش محفوظ نمانده اند یعنی توهین و فضایح خلاف واقع نسبت بآنها
در پرده محبت و دوستی بیان کرده است که محبت و دشنام برای چنان بزرگان دین عوام لا یعلم بدست آید
غرض که حال ایمان و عقیده آن فریشتن نیست که بیان کرده شد ع نه دشمن برستا از زبانش نه دوست
سعدی علیه الرحمة گوید ؎ تو دشمن تری کاوری بر زبان ٭ که دشمن چنین گفت اندر نهان ٭ چه جا
که دشمن در نهان هم نگفته باشد بلکه دشمن هم نباشد از محبان خاص باشد که آن را بدشمنی تهمت کرده باشد
پس حال ایمان فریشتن نیست و قیامت نیست که با چنین عقیده و ایمان خود را براه راست
و مومن هم میدانند و با چنین عداوت اهل بیت خود را در زمره محبان می شمارند و همین صفت فریشتن با لفظ
قرآنی نوشته شد کما قال عز و جل وانهم لیصدونهم عن السبیل ویحسبون انهم مهتدون

عبارت تقریظ در باب تنقیح و تحقیق و تصدیق مقدمه فریشتن که
مولوی جواد علی صاحب فاضل متبحر مسلم الثبوت مدرس مدرسه خاص کمپنی
و معاون علمای اولو الالباب مدرسه کمپنی حسب تحقیق و تنقیح و مشاهده رای العین
بقلم خاص خود بخامه سپرده و بنا بر مزید توثیق و اعتبار مهر خود هم در آخرش ثبت فرموده

الحمد لله الصدق والحق والصواب والصلوة علی من اوتی فصل الخطاب اما بعد پوشیده مباد
که چون در ممالک انگریزیه چه در بنگاله و هند و سند و چه در لندن و جرمن زور و شور نهاده کاری
و حکمت شعاری فرقهٔ فریمیسن صدا بر فلک رسانیده و هر که و مه را کشف این سر مکتوم و حل این عقده
لاینحل هوا و هوس پیچیده چنانچه مولوی امین الله مدرس مدرسهٔ کلکته و غیره کسان با آنکه چندین از پایشها
سعی و حرص نیز بسیار بدادند و کسان را ترغیب و تحریص داده داخل آن حلقه گردانیدند تا مگر
پی آنکه پا از آنجا آن راز بسته حتی سر رشته هیچ اطلاعها بدان کاری نگشاد و سر موی آن از سر بسته با فتاده پیوسته
ازین رهگذر پیش از پیش کتمان آن دامنی بر آتش شوق خرد و بزرگ میزد که یک جهان با کشاف آن
پیچیدند و هنوز راه بجایی نبرند آخر الامر بحکم ع نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها بعضی زیرکان فرقه
اسلامیه که باشراق طبیعت خود با درک آن صرف همت کردند و بموشگافی آن بذل جهدی روا داشتند
بالهامات غیبیه گشایش کاری نمودار شد که اندک اندک راه بدان رفت تا آنکه مجملی از مشابه احوال آن
بدرکهٔ راسخین فی العلم پیوست و سر رشتهٔ سخن بدست افتاد که یکدو کس جزوی از احوال خسران مآل
آن فرقهٔ ضاله مضله بجناب سعادت المنت بدرگه دین به نزدیکی جناب رافعت نصاب حامی دین متین
ناصب لوای شرع مبین عمدهٔ محققین قدوهٔ مدققین مخدومی مکرمی جناب مفتی محمد ظهیر الدین صاحب بلگرامی
المولد لکهنوی الموطن که حلال معضلات هر فن اند چون در سر این کار شدند و فکر صحیح بکار بردند رساله
ترتیب دادند که پر از فوائد و عوائد بکشف آن کار بر آمد و حقائق و دقائق آن فن که محصل الباب همین اند بود
بفراستی که مصداق اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور القلب باشد بوجه موجه مدلل و مبرهن بالهام
والهام حقیقت شمامه خود کردند که مبادی کلاسیهٔ آن بنکوترین وجه بدرجهٔ ثبوت پیوست و کما ینبغی معلوم شد
که آن شعبه ایست از اصول سحر که سر رشتهٔ آن منتهی بهمان استراق سماع شیاطین است که بدان علم غیب دانی
بر هم افراشتند و خود را عالم المغیبات والمخفیات و قاضی الحاجات باکثر اوقات بجهلهٔ ناس وانمود و رهزنان دین
و ایمان کثران و راهزن حسن اذعان و اعتقاد ایشان میگشتند و می گردند الغرض بتحقیقات حقه
مفتی الیه صاحب علم را سر مکتوم آن محجوب ترین وجوه مدرک و معلوم میگردد تا آنکه بی بهره از علوم

باشند حیرانیشان زائیر کشف این قدر حال که این چه ضلال و اضلال ست می شود و وقوف این قدر نیز
البته افادهٔ اجتناب و احتراز و سد باب ارتکاب ازان معاصی به عذاب میباشند فمن شاء الاطلاع
علیه و زیادة الاعتبار بهذا الشان فلیرجع الی کتاب المسمی بتنبیه الایمان فانها فی تحقیق احوال فرقهٔ
فریمشن غایة البیان و جلی البرهان فی هذا الزمان کنون وا نمودنی ست که راقم این سطور را خیر که میان ایشان کلکته
و قاطنین قرب و جوار بزمگاه فریمشنان ست بنده ی از احوال حسرت مآل شان بگزارد فی ست و مستمعان
حقیقت نیوش را بگوش هوش شنیدنی حالی باد که این مستمند نیز از مدت هفت و هشت سال
درین بلده رحل اقامت برانداخته ست و با اکثری از فریمشنان [illegible]
هر شام و صبحگاهی ارتباط کمال و اختصاص مفرط حاصل بوده سیما با یکی از ایشان که سکرتری آن
انجمن باشد خوب تعارفی در میانه بوده و بر جادهٔ مطارحات و مطائبات قدمها برگذاشته ست
اتفاقاً روزی بمعیت شان تا صدر لاج فریمشنان که معنی این لفظ باصطلاح آنان بزمگاه باشد شدم
و باستماع شکوه و شان آن مکان که گوش میخورد و باظهاری که باید و شاید شایقی که شاید بهمت و نهمت
هرچه تمام و کمال بادراک حال آنجا رسیدم و داخل مکان گردیدم دیدم مکانی هول انگیز و مهیب که
قدم هرکس باطمینان دل فراتر نتوان گذشت بلکه بوهلهٔ اولی بهجوم خوف و بیم شیطان رجیم احتمال
پا لغزیدنی می باشد بالجمله بجرأت تمام تر بظاهر خندان و فرحان بخیال این که کشف این سر علی وجه الکمال
خواهد شد و سراسیمه و هراسان در باطن که چه پیش آید بالای بام بر آمدم می بینم که جلدی از مصحف شریف
یکجا بمیزی نهاده شده ست پرسیدم که غرض ازان چه باشد گفتند که اگر مسلمانی رجوع باین حلقه
دارد و خواستگاری به اخذ این طریقه بنماید او را بسوگند ایمان مغلظه داده میشود باین مصحف
که برغبت و طیب خاطر اخذ این طریقه میکند یا باکراه و بخلوص و صدق نیت یا بغرضی من الاغراض
هرگاه خلوص خود بسوگند و ایمان مغلظه موکد کرد نام او را در جریدهٔ اعمال شان درج میکنند و مراسم
تعلیق درخواستی کرده باریاب شرف حضور تمام جلسه فوق ترازان که درجهٔ دوم ست می نمایند آنجا سوگند
بلیل داده بتضرع تمام و ابتهال بالاکلام که می باید مکنونات باطن وی را بمعرض بیان در می آرند آنجا هم

چون پیمان محکم و عهد مضبوط کردند بدرجۂ سومی که منتهی مجالس شان باشد بدستور مقرره آنجا پیمان
درست کاریش را راست نموده باز بجهت قهقری برمیگردانند و بدرجۂ اولی بزمرۂ متعلمین منسلک
می نمایند تا به تعلیم و تحفظ علم آنجا بپردازند و مایۂ مباهات شقوات اخرویات بیندوزند و هرگاه بطی
مرحلۂ اولی بپرداخت که علم اسفل السافلین ست و بیاموخت و داغ لعن ابدی بجبین خورد بدرجۂ دوم
مترقی میگردد و همچنین علی قدر مرتبة الکمالات بدرجات عالیات که در نفس الامر صورت وقوع هبوط بدرکات
هاویات است میرساند که مرتبۂ کمال شانی ست که ایشان متوجه آن می باشند اما مبادی این فن
پس سه چیز بیش نیست اول تعریف و تحدید حقیقت و ماهیت آن سحر است و اموری اند
مشابه بخوارق عادات اما حقیقت سحر و طلسمات و شعبده از خوارق عادات نیستند چه آن
بمداخلت علل و اسباب بود که هر که بمباشرت آن کند بحکم جریان عادت بران مترتب میگردد چنانچه
ترتیب شفا بر علاج طبیب حاذق و خوارق عادات آنست که نه اینچنین بود دوم موضوع این فن
کیفیات ست که از عوارض ذاتیه آن بحث درین فن ست و آن برای آنست که در جاهلیت
مردمان بودند که وقتیکه فرود می آمدند در وادی بسفرهای شان می گفتند که پناه میخواهیم بسید
این وادی از بدی سفهاء قوم او میگذرانیدند در امن و امان و اطمینان تا آنکه صبح میکردند و این معنی موجب
زیادت اثم و طغیان و باعث جرأت و شر و تکبر ایشان میگشت نزد الجن چنانچه از آن میگفتند که ما سرداران
جن و انس ایم پس فی نفسه این امر باعث پندار عظمت و شرافت نفس اوشان بزیادت کفر ایشان میگردید
بسبب اینکه معاملۂ بنی آدم با ایشان بدینسان ست و در میان هر گونه انس و جن استمتاع هم بدان اسلوب بود
فاما استمتاع الانسی بالجنی فی قضاء حوائجه و امتثال اوامره و اخباره بشیء من المغیبات و نحو ذلک و
استمتاع الجن بالانسی تعظیمه ایاه و استعانته به و خضوعه له این که گذشت یکنوع سحر ست شیاطین را و نوع دیگر
که از ایشان متعلق ست باجال شیطانیه و کشوف بریاضات نفسانیه و ملاطفه رجال الغیب ست
و هر ایشان را هست اموری مشابه بخوارق عادات که مقتضی ست این را که ایشان باشند و ستانند
و بودند بعضی از ایشان که اعانت مشرکین میکردند بر مسلمین و میگفتند که مسلمانان را اگر کردیم دست ایشان

بمقابلهٔ مسلمین بجمعیت مشرکین بنا بر عصیان مسلمین و در حقیقت ایشان بودند اخوان مشرکان سوم
غایت و غرض این فن که باعث ست بر اخذ و اختیار این طریقهٔ ناهنجار و مرتب ست بر آن عاقبت کار
و آن استمداد و استعانت این طائفه ست از جان و شیطان که در ضرورات و حاجات و شدائد
و مصائب التجا بایشان می برند و حصول مرادات و دفع مضرات از ایشان می طلبند ازین دست که این
طائفه را ادعای این معنی ست نعوذ بالله من ذلک که بعضی انبیا را در بزمگاه خود می توانند طلبید چنانچه
خود با راقم سطور یکی ازین طائفه را که در بزمگاه شان مطارحه روی داده بر زبان فخر بگشود و گفت که حضرت
آدم و داود و حضرت سلیمان و حضرت موسی را علی نبینا و علیهم الصلوة و اکمل التحیات در آن خانه می توان
طلبید و قادر اند بر اینکه مکلف دعوت آنان شوند و حضرات شان بقبول تکلیف دعوت شان تشریف
می توانند آورد حرف از کیفیت قدوم و اوضاع و اطوار و ملابس و دیگر هیأت شان در میان رفت
گفتند که شبیه با سلاطین می باشد آنگاه از کیفیت کلام شان سخن رفت گفتند که ایشان را قدرت بر تکلم
جملهٔ انواع السنه حاصل ست لیکن بضرورت جهل ارباب این انجمن که بجز بر لسان انگریزی قدرت
بزبان دیگر ندارند ناچار درین بزمگاه جناب شان هم بانگریزی متکلم می باشند پس درین مقام دست
که نعوذ بالله من ذلک زعم احضار انبیا یعنی چه و چه معنی و این گفتگو که سراسر الحاد و تزندق ست
با دم اسلام و ایمان اگر باشد چه باشد پس قول نامعقول شان که در اخذ طریقه شان فساد و مضرت هیچ
دینی نیست و منافاتی ندارد شایستگی اعتبار اولو الابصار ندارد یا محض عوام فریب بی عقلا می نما
نیکو ثابت و ظاهر و جملهٔ سبایع شنیعهٔ شان یکی اینکه ایشان خود را بری از طاعت عبادت خالق خود
میدانند و میگویند که ما چون آزاد گشتیم و ملقب بلقب آزادی شدیم دیگر ما را چه حاجت بکدامی
عبادت و نه خالق ما را نیاز مندی بعبادت و بندگی ما چنانکه او خود از عبادات ما غنی بالذات ست
ما نیز از قید تکلیف بدان مطلق العنان بالذات ایم دیگر اینکه در بزمگاه شان اتفاق افتاد پیش عدم احضار حضرت عیسی
علیه السلام بود گفتند که درین انجمن کسی این قدر کمال حاصل نیست که مکلف قدوم مبارک شان گردد الا این هم
[illegible] ست ازینجا ست که در بزمگاه چه مرکب حشمت و گشت ست [illegible]

آن انجمن پرکمال و صاحب حال از جناب شان هم رونق افزوی یافتند دیگر آنکه از حرکات بی برکات
آنجا برای العین مشاهده افتاد شکسته افتاده بودن آلات وادوات آن نشیمن ناپاک است
که انباری از کرسیهای چوبی باستحکام تمام که در مجلس انسی در سالها سال هم این قدر شکست و ریخت
نمی پذیرد دیده شد واز علت آن پرسیده شد گفتند بقدوم مبارک مهمانان برهمگاه بدل آوردم بلکه
بزبان گفتم که سبحان الله چه ارباب تهذیب و تمیز اینجا تشریف می آرند که یکی از امتیازات صفاتی
بازشان این باشد که هست سوم اینکه باورای اهل کتاب و متدین بدینی معتبر و دیگر از اهل شرک و بت پرستان
چنانچه هنود و امثال شان را مرید این طائفه نمیگردانند و نه نسوان هیچ دینی را می گزینند و آن
مغالطه قوییست که اهل دین را ایمان سبحه پیسانند و بدین احبوله را عجوبه خبر صید فریبه اوهام در نمی گشتند
یاقتیان و کلام در بینایه آن شریان و جان سخن درین فن است که وجه کتمان این بیان و نقلون آنها در میان
چیست و چه باشد پس اکنون باید شنید که وجه کتمان آن جز این نیست که تخویف جان ست و
تهویل بشیطان شرشیمین او انامی افواهات و احترام جاه شریف این مهام علی وجه التمام یافتند و اعتقاد
مردمان نسبت بایشان متلاشی نشود که بتجربه ترک آن عمل شود و موجب برهمی کار شان باشد
که آنوقت پرده از روی کار بر افتد و این طریقه مزخرفه پیش هیچ کس آنوقت مخفی را شاسته نباشد
پس بنا بر مزید احتیاط با یکدیگر تواصی باخفاء آن هم منجمله عهود سابقه و داخل ایمان مغلظ می باشد
که تجویز اظهار آن بهر خاص و عام بر آئینه از مشروعات آن شریعت باطله نیست لیکن چه چاره
که حق تعالی تفضیح حال شان میکند که بر ارباب صدق اعتقاد قبائح آنرا افشا میکند و
براین گونه شرک عظیم که در رنگ تشریع اظهار می نمایند نیک اطلاعی می بخشند و من یهدی الله
فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له اما ان الجن یدعون انهم یعلمون المغیبات فلما کانوا
یسترقون السمع و یضمون الیه الاکاذیب و یلقونه الی الکهنة فدونوه وفشی ذلک وشاع ان الجن
تعلم الغیب فجمع سلیمان علیه السلام الکتب ودفنها فلما مات دلت الشیاطین علیها الناس فاستخرجوها فوجدوا فیها السحر
فقالوا انما ملککم بهذا فتعلموه ورفضوا کتب انبیائهم قال الله تعالی تبرئة سلیمان ورداً علی الیهود

المغضوب المردود فی قولہم انظروا الی محمد یذکر سلیمان فی الانبیاء وما کان الا ساحرا وما کفر سلیمان

ولکن الشیاطین کفروا الآیۃ قال فی تریاق القلوب ودریاق الذنوب وکانت الجن

یدعی علم الغیب فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب

المہین فقط جواد علی

تائید وتصدیق دیگر کہ بعد تکمیل رسالہ بمؤلف این رسالہ من اللہ محمد سعید

باید دانست کہ بعد تصحیح واستکشاف وتحقیقات ماہیت فریمیشن وتکمیل مضامین مندرجہ این رسالہ
ہرگاہ مؤلف کتاب از کلکتہ معاودت کردہ بار دیگر لکھنؤ رسید چون باین ہمہ تحقیقات در حال نشر بود یا
ہمچو مضامین در رگ جان می خلید تا اینکہ من اللہ در یک صحیفہ دو خبار چنان مضمون بنظر آمد چون بزبان اردو
عام فہم بود لہذا بعبارتہ والفاظہ نقلش در ینجا نوشتن باعتبار توثیق وادراک عام قریب تر نمود

نقل دو خبار در بیان ماہیت وتحقیق حال فریمیشن نمبر ۱۷ جلد ۴ صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۶ اپریل ۱۸۶۱ع

واضح ہو کہ فرقہ فریمیشن سنہ ۱۲۱۵ع کے درمیان ملک اٹالی مین ایجاد ہوا ہی معنی اس لفظ کے آزاد معمار کے ہین اور وہ
حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف اس مذہب کو منسوب کرتے ہین ۔ یہ مذہب بجز عیسائیون کے اور کسی ملک اور
قوم مین نہین ہی انکے نزدیک غرض اس مذہب سے یہ ہی کہ جو شخص اسمین شامل ہو وہ اپنے مذہب مین مستحکم
اور ثابت قدم ہو جائے اور اس مذہب مین عیسائی اور یہودی اہل کتاب ہی اہل اسلام کو داخل کرتے ہین ہنود
اور عورت کو خواہ کسی مذہب اور قوم کی ہو نہین شامل کرتے ہین مگر سنا ہی کہ فرانس کے فریمیشن والے عورت کو بھی
اس فرقہ مین شامل کرتے ہین اور اس طریقہ کے شامل ہونیوالے شخصون کا عجیب حال ہی کہ وہ اس راز کو کسی سے
خواہ کیسا ہی اونکا عزیز دوست ہو یا کسی قدر ملک اور دولت دیوے یا کوئی اونکو جان سے مار ڈالے بیان نہین
کرتے ہین اور یہ حال بجز اس فرقہ کے تمام عالم مین کسی ملت اور قوم مین نہین ہی جو کوئی کسی سے نہ کہے کہ ہر قوم
اپنے دین اور مذہب کا اعلان اور افشا اور شیوع چاہتے ہین نہ اخفا اور کوئی بیان اوسکا ذکر کیا یا بھلا
ایسا نہین ہی جو کوئی کسی سے نہ کہے عالم نشہ شراب وغیرہ مین آدمی از خود رفتہ ہو کر اپنا حال بے دھڑک
بیان کر دیتا ہی مگر فریمیشن والون سے جو اوس حالت مین بھی دریافت کیا گیا انھون نے اسکو بیان

نہین کیا ایک مکان فرمیشن گھر ہوتا ہی اوسمین اسلحہ مثل تلوار و بندوق اور کتب سماوی مین سے توریت
اور انجیل اور زبور اور قرآن مجید اور تصویرین انبیاء سلف اور پرانے جوتے اور آلات معماری وغیرہ اور کچھ صندوق
مقفل ہوتے ہین اور درمیان اوس مکان کی چھت سے ایک تصویر لٹکی ہی اور نیچے مقابل اوس تصویر کے ایک کرسی
رکھی ہوتی ہی یعنے معلم سرغنہ اوس مذہب والون کا اوس کرسی پر بیٹھتا ہی اور قواعد اور امورات اوس مذہب کے
ادا کرتا ہی اور جو شخص فرمیشن جدید ہوتا ہی اوسکے مذہب کی کتب سماوی سے اوس شخص سے حلف لیا جاتا ہی
کہ ہم جس مذہب پر ہون اوسکے مخالف کوئی قول اور فعل نہین کرینگے حقیقت مین جو شخص فرمیشن
ہوتا ہی وہ اپنے دین پر خوبی ثابت قدم اور پختہ ہوجاتا ہی اور مذہب اور ملت اوسکے مین کچھ نقصان
اسکے سبب سے عائد نہین ہوتا ہی اور آپس مین اس فرقہ والون کے نمبر اور درجہ مقرر رہتے ہین اور درجہ کی کمی
اور زیادتی باعتبار اونکی قابلیت اور ریاضت کے اوسکے قواعد کے انجام دینے کے ذریعے سے ہوتی ہی اور اس
مذہب والون نے بڑی بڑی کتابین بطور اصطلاحات تصنیف کی ہین فرمیشن والے اونکو پڑھتے ہین اور ہر ایک
شخص سے بطور چندہ کچھ ماہواری بھی لیا جاتا ہی اور لصہ روپیہ اول مرتبہ وقت ہونے فرمیشن کے
لیتے ہین اور اوس روپیہ سے مصارف ضروری متعلقہ اوس مکان کے انجام پاتے ہین اور جو شخص فرمیشن والا
مفلس اور محتاج ہو جاتا ہی تو اوسکو اوس روپیہ مین سے کسیقدر دیا جاتا ہی اور سب اشخاص فرمیشن متمول
اپنے پاس سے بھی اوس شخص مفلس کو بہت کچھ دیتے ہین اور ہر ایک فرمیشن کو ایک تمغا بھی ملا کرتا ہی اور کچھ
حرکات اور سکنات بطور سلام کے اون لوگون کے علیحدہ مقرر ہین جسکے ذریعے سے آپسمین وہ ایک دوسرے کی
شناخت کر لیتے ہین اور ہر مہینے مین کچھ کم و زیادہ اس عرصہ مین سب فرمیشن جس شہر مین فرمیشن گھر ہوتا ہی
متفق ہو کر کوئی جلسہ کرتے ہین اور اس مکان مین اور بہت سے عمدہ شعبدے عجیب غریب ہوتے ہین بعض شخص
جو نیا فرمیشن ہوتا ہی وہ دیکھنے حالات عجیب و غریب سے ڈر جاتا ہی بہت سی باتین اس مذہب کے متعلق ہین کہ
اونکا حال کسیکو معلوم نہین ہوتا جو شخص جس مکان مین فرمیشن ہوتا ہی جب تک وہ مکان
اوس حیثیت کے ساتھ بدستور رہتا ہی وہ شخص کیفیت حال فرمیشن بیان نہین کر سکتا ہی
اور جب وہ مکان ٹوٹ جاتا ہی جسقدر آدمی اوس مکان مین فرمیشن ہوئے ہین وہ سب

احوال و حقیقت بیان کر دیتے ہین یہ سب احوال مذکورۂ بالا بہت صحیح اور ہشتم اخبار عالم کے ایک دوست کا
بمقام کلکتہ معاینہ کیا ہوا ہی بعضے انگریز جو خود فرمیشن ہوے ہین اونھون نے اس طریقہ اور مذہب کی
بہت مذمت کی ہی چنانچہ کپتان ہاٹن صاحب نے جو کوہ منصوری پر رہتے ہین ایک کتاب اسکی مذمت مین
تصنیف کر کے رڑکی کے چھاپہ خانہ مین چھپوائی ہی اور نیز ایک صاحب فرمیشن نے جو سابق دفتر صدر بورڈ مین
ملازم تھے اس مذہب کی مذمت مین ایک مضمون اخبار انگریزی مین چھپوایا تھا غرض فرمیشن کے فرقہ کا عجیب
و غریب حال ہی کما حقہ حقیقت اوسکی بجز اوس آدمی کے جو فرمیشن ہو دریافت نہین ہو سکتی فقط اخبار عالم
اکنون مؤلف رسالہ می نویسد کہ این صفحۂ اخبار مطبوعہ مرقوم الصدر مشعر بر کیفیت حال فرمیشن اصل قطعہ
از مطبع اوده اخبار ہمرسانیدہ شامل اصل مسودۂ رسالہ ہذا کردہ شد تا بہ تصدیق و شہادت ہمہ مضامین قیاسی
و تفرسی رسالہ ہذا شاہد عادل و تائید کامل باشد زیرا کہ بنای مضامین رسالہ از عقل و قیاس و تفرس و قراین
عقلی و قیاسات نقلی ہست پس ہمچو مضامین قیاسی ہر چند بیان واقعی و صحیح باشند مگر مسلم الثبوت کمتر میباشند
کہ ان الظن لا یغنی من الحق شیئا لیس تا کہ از زبان اہل آن کہ خود فرمیشن کار افتادہ باشد روایت چشم دیدہ
بنا شد کی مفید یقین و وثوق تواند بود کہ ان بعض الظن اثم ہم آمدہ ست و این روایت چشم دیدہ از زبان
فرمیشن محال ست زیرا کہ ع آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد از ینجا ست کہ انچہ تا امکان تحقیقات
و استکشاف این معما باختیار و کوشش خود صورت پذیرفت دقیقہ بر نداشتہ بتقویت و تصدیق مضامین
قیاسی شاہد عادل قرار دادہ شامل رسالہ کردہ شد از انجملہ این ہم در صحیفۂ اخبار مورخۂ الصدر کہ بنظر در آمد
محل گنجایش رواداشتہ شد کما قلت آنفا بعد ادراک ہمہ مضامین قیاسی مندرجہ ہر کہ این معان نظر
ملاحظہ خواہد کرد البتہ امید از خدا ست کہ سر رشتۂ انصاف از دست نخواہد داد و مضامین قیاسی خلاف نفس الامر
نخواہد دانست اول نام فرمیشن بعینہ مطابق آنست کہ وجہ تسمیتش پیشتر نوشتہ ام دوم مؤلف
کتاب کہ بنای این ایجاد از فتنہ سلیمان علیہ السلام و معماران عمارت بیت المقدس موجدہ دلیل
مستند و منصوص از نصوص آیات قرآنی نوشتہ ہست بیان واقعی ست و بر دل می نشیند
و عقل ہم قبول می کند و قرآن مجید ہم بتصدیق آن گواہی میدہد در ین اخبار مطبوعہ کہ یکدو جا فقرہ

از زمانهٔ حضرت داود علیه السلام ابتدای ایجادش نوشته است درین هم چندان تناقض و تضاد نبوده است بلکه یکدرجه
بالاتر تصدیق نقش قوت می بخشد چه عجب که بنابر مغلطه و تقویت کار فرمشنان باشد تا مرتبهٔ اخفا از دست نرود
و پرده از روی کار بر نیفتد سوم این هم در تحقیقات قیاسی خود مؤلف رساله نوشته است که زنان و هنود را
فرمشن نمی کنند محض تخصیص اهل کتاب از یهودی و نصرانی و محمدی است زیرا که عقائد زنان خود ضعیف
و ایمان ضعیف حاجت اغوا چیست و نیز حفظ راز از زنان و بعض خطر و هنود خود کتاب ندارند چه لغزش
ایمان چه حاجت لاجرم همین اهل کتاب را از عقیدهٔ آنها برگردانیدن کار شیطان است چهارم این هم پی تقویت
و استحکام دین و مذهب آبائی خویش که درین اخبار مطبوعه می نویسد این هم از مغلطه فرمشنان است تا ناواقفان
تقویت مذاهب خود فهمیده باختیار این مائل تر شده ازین دام فریب بیرون نروند و گرفتار آیند و مؤلف
هم درهمین رساله بجای خود همی نویسد که یکی از شیاطین خاتم سلیمان یافته بجای سلیمان بر تخت سلیمان
نشسته بود او بر دنیا ولیکن پرده نهاده بود که بظاهر در عبادات و ارکان هیچ فرقی نمی آید تا آنکه حضرت سلیمان علیه السلام
از امتحان الٰهی نجات یافته باز بر تخت سلیمانی نشست از فرق عادات و عبادات متفرس شده تدارکش نمایند
که حضرت سلیمان علیه السلام باز خاتم یافته بر تخت سلیمانی نشست یکی از شیاطین مغوی را بطوق و زنجیر
گرفتار و اسیر کرده بدریا و زیر زمین مقید و دفن کرد که این مؤلف از روی اخبار نبوی و آیات قرآنی پیشتر درهمین
رساله نوشته است که مضمون این اخبار او هم بتصدیق آن گواهی داد و مضمون قیاسی بتوثیق انجامید و یقین
بدامن فضل ربی و در آخر همین صحیفه مطبوعه می نویسد که کپتان هائن صاحب ساکن کوه منصوری و یک صاحب
دیگر ملازم صدر بورد چنان و چنین بمدست این فرقه کتابی نوشته طبع کنانیده اند پس اگر تقویت دین خود درین
میدیدند چرا بنشش این قدر اهتمام بلیغ روا میداشتند باقی انچه حال خفای کمال و صورت سکان فرمشن مؤلف
از تحقیقات خود و قراین عقلی و نقلی نوشته است همه مطابق واقع بوده است که مضمون این اخبار مطبوعه تائید
و تصدیق آن بواقعی میکند پنجم تحقیق اخیر که صورت افشای راز فرمشن بعد ویرانی مکانش انچه درین اخبار
مطبوعه مرقوم است این صورت اخیر من الله بحکم تقدیر بحقیقت ظاهر نمایان گردید و پرده از روی کار برافتاد
تا انجا که بقرائن عقلی و نقلی و قیاسی و حکایات سمعی کار گوش و زبان و قیاسات عقلی بود درین باز کار

چشم ملاحظه کرده همه شکوک و شبهات و حکایات سمعی را بدرایت معاینه رای العین بدل باید کرد که خبر چشم دید
موجوده کامل بعد ازین بقلم می آید و درین عرصه که از جمله تائیدات غیبی کتابی دیگر بنظر مؤلف در آمد بعینه همین مضمون
با اختلافات عبارت بنظر در آمد که بالا مرقوم است فرق همین قدر که مؤلف کتاب ترجمه نقد فریمیسن معمار
آزاد نوشته است و صاحب کتاب مذکور که رعنا تخلص است بجای آزاد نوشته است و ابتدای بنای این از زمانهٔ
حضرت سلیمان علیه السلام می نویسد که تائید قول قیاسی این مؤلف میکند و این هم حضرت رعنا دران کتاب
مستفید خود افاده می فرمایند که کتاب فریمیسن از مقامی که ذکر پوچستا در انجاست استنباط می شود و الفاظ [illegible]
جان پوچستا است نیز درهمین افاده میفرمایند که عورت و غلام و مشترک غیر اهل کتاب مثل هنود و حرامی را فریمیسن
نمیکنند فقط و جهتش خود مؤلف این رساله بالا نوشته است که مشترک مثل هنود و غیره را ایمان بکتاب نباشد که از اهل کتاب
نبوده اند اغوای آنها تحصیل حاصل است که نقب دزد حرامی زنند و دیوانه خرابه و آن عورت حفظ راز نتوانست
که احتمال کشف عورت است و غلام و حرامی را خود بجهة احتیاط فریمیسن نمی کنند که غلام هر راز که بگیرد
شاید بخوف مالک و مولای خود حفظ راز نتواند و از حرامی هم خوف افشای راز صریح است که معتبر نمیدانند بلکه
سخن درین است که شناسائی حرامی چگونه متصور که او خود از زبان خود اقرار نتواند کرد و از صورت شناسائی
او چیست فقط تا اینجا که تحقیقات عقلی و نقلی و سمعی و اخباری و کتابی و قرائن قیاسی که گوش و زبان و قیاسات
و ظن قلبی بود که جانب احتمال شبهه هم داشت و مفید قطع و یقین واثق نبود که بعد معاودت مؤلف
از کلکته کلید این قفل دهان فریمیسن من الله بلا اراده از جائی بهم رسید و معین و مصدق این همه مقالات
قیاسی گردید آنچه نصیب گوش بود نصیب چشم گردید فانظر کیف کان کذا تصریح حال فریمیسن از زبان
فریمیسن بتوضیح تمام و بیان واقعی قریب العقل و نیز سبب قفل دهان فریمیسن که هیچ سبب
بر زبان بیان قفل میزنند و نیز ازین کلید آن قفل دهان فریمیسنان چگونه می کشاید هر قدر که پیشتر بسکوت
و اخفای اختیار بوده که سر میدادند و سر نمیدادند همچنان بعد استعمال این کلید با اشتهار و اعلان
این قدر بی اختیار می شوند که اگر سر هم رود مگر سر نمی پوشند و بلا استفسار خود بخود بیان می کنند
و بدون گفتن هیچگونه ضبط خود خود نمی توانند فقط پس اولاً صورت بهم رسیدن کلید این قفل

دهان باید شنید که چگونه و از کجا بهم رسید از ملاحظهٔ تمام رساله بهذا واضح می شود که مؤلف رساله هیچ دقیقهٔ تحقیق
و تنقیح و تفتیش و تدقیق و تفحص حال فرمشین عقلاً و نقلاً و قیاساً و قرینتاً تا امکان برنداشته است و آنچه
بیشتر از عقل و قرائن و قیاسات و تشابه و تصدیق آیات و احادیث بها سپرده شد بعد تحقیقات واقعی
آنچه دیده و شنیده شد با قیاسات خود مطابق تر یافت که بعد ملاحظهٔ تمام رساله واضح میشود مگر تاهم خالی
از تردد نبود که آخر این همه بقرائن و قیاس است گو بیان واقعی باشد مگر فایدهٔ قطع و یقین نمی بخشد تا که کدام فرمشین
همه حالات و معاملات بر خود گذشته از زبان خود نگوید بر همه قیاسات گو بتاویل فراسة المؤمن درست باشد
مگر خلجان خاطر نمی بود و بر دل نمی نشیند و لکن لیطمئن قلبی در کار است ممکن که قیاس خطا کند بر امر قیاسی
و ظنی حکم قطعی نتوان کرد که ان بعض الظن اثم هم آمده است لاجرم باین تردد که مؤلف رساله در هر حال
جویای حال بود و مغز سخن می جست کار بجائی نمی رسید هر گاه مشیت ایزدی بکشف و افشای این معما
مقتضی شد چنان خود بخود من الله پرده از روی کار برداشته شد که بتاریخ بست و ششم جمادی الاولی
سنه ۱۲ هجری روز جمعه بمکان یکی از احباب که نام چاند خان و نسبت همین نام خطاب عماد الدوله
بهادر است مؤلف را گذر واقع شد در آن صحبت که چند صحایف اخبار مطبع اتفاقیه بنظر در آمد نظر اجمالی
کرده در یک صحیفه لفظ تحقیق فرمشین بقلم واضح دیده شد گوشم استاده کرد یار درخانه یافته میشود لاجرم بنظر
تفصیلی دیدنش ضرور شد همان جا که صحیفهٔ اخبار دیگر بنظر در آمد در وی نیز همان مضمون بعینه باختلاف عبارت دیده شد
که یکی تصدیق دیگری میکرد همه بعقل در آمد و طبیعت قبول کرد و بر دل نشست آنچه بقرائن و قیاسات خود
و حکایات سمعی بیشتر نوشته شده بود این تحریر مصداق آن گردید و همه شبهات ظنی باطمینان بدل و اطمینان
تبدیل گردید و مفهوم معنی لیطمئن قلبی هویدا و اطمینان قلبی پیدا شد و کار از گوش بچشم کشید و شنیده بدیده رسید
هذا من فضل ربی جوینده یابنده شد و آن نیست که در صحایف اخبارات مکرر از صادق الاخبار تحریر کابل نشان
میدهند که فوج ظفر موج انگلشیه هر گاه در دیار کابل تسلط واقعی نمود فرقهٔ فرمشین هم در آنجا رسید و یک
فرمشین خانه که تعبیرش جادو گهر است در کابل بنا کردند رئیس کابل شجاع الملک که نشانیده و برافراختهٔ
همین سرکار تاج بخش بود بامید دریافتن اسرار فرمشین بخوشی تمام اجازت بنای تعمیر فرمشین خانه داده

بعد ترتیب و تکمیل آن مکان شخصی سبک و جمع فضول که هیچگونه حفظ راز ازو ممکن نباشد تلاش کرده
بصرف وجه و عطیات متکاثره اینها به اظهار حال در فریمیشن داخل فرستاد که حسب دستورات معینه فریمیشن شده
آمد از آن باز هر چند بطمع و خوف و نرمی و گرمی و مخالطه باده هوشربا نشه خمر وغیره در هوش و بیهوشی
هر چند استفسار کردند قتل و هانش واشدند تا اینکه مشرف بمرگ و قتل کردند کاری نکشاد و حرفی بر زبان
نیاورد آخر مایوس شده دست ازو باز داشتند بعد از دو مردمان دیگر نیز بجوش آمده از نزد خود هر چند کرده بدعوی ظاهرا
حال فریمیشن شدند و مجرد فریمیشن شدن بدستور مهر سکوت بر لب زدند و حرفی نگفتند تا اینکه بعد ۱۷ سال
عمل سرکار انگلشیه که محض بطور امداد و دخل دهانی شجاع الملک بود از آن ملک برخاست بدین وجه حفظ
و نگهبانی و مجاورت و ترمیم خانه فریمیشن هم صورت نه بست که سمار شده همین که آن طلسم جا بجا شکست
قفل دهان بکشاد و مهر سکوت شکست یا پیشتر حرفی بر زبان نمی آوردند هر سید اوندو نمیرسید اند یا بعد شکستن قفل دهان
اگر سخن هم سر و سری پرسیدند و بدون استفسار بکوچه و بازار هر دو آغاز نهادند از آن جمله آن فریمیشن سبک و ضیع
که پیشتر اظهار حال بصرف مواعید شجاع الملک فریمیشن شده بود چنان بیرون داد که در مکان فریمیشن هفت درجه
بود و اندر هر درجه عجایبات بسیار اند نام آنها معلوم دارم نه امثال آنها در جاهای دیگر بنظر می آیند که بدان
تمثیلات نشان دهم مگر جائی مهیب خطرناک و صورت ویرانی وحشت ناک کثیف چون بدرجه دوم
رسیدم از آن هم مهیب تر و کثیف تر در آن درجه یک صاحب دستم گرفته بدرجه دیگر برد آنجا چیزی بنظر آمد که
مرده بهیئت کریه منظر شکل مهیب افتاده است صاحبی که همراهم بود چیزی بر آب خوانده بر آن مرده زد فورا
آن مرده بپا استاده شمشیر برهنه بکف همراه من شد و در هیچ وقت از من جدا نمی شد از آن وقت کمال هیبت
و خوف بر من غالب شد که از بیان بیرون است همین نمط که بر هفت درجه طی کردم صاحب مذکور او را دستم گرفته
سه بار تکرار گفت که تو فریمیشن شدی هر بار اقرار کردم که شدم بعد چنین اقرار سه باره قفل بر دهانم زدند
که حرفی بر زبان آوردن نمیتوانستم از آن باز جائی که میرفتم آن صورت مرده تیغ برهنه بکف مثل همزاد همراه بود
از خوف او حرفی بر زبان آوردن نمیتوانستم و این قدر رعب و هیبت او بر من غالب بود که نمیتوانستم همین که حرفی
بر زبان می آوردم شمشیر میزند و هیچ حال مثل همزاد از من جدا نمی شد و همان را معاذ الله معبود برحق و محیی و ممیت

قادر توانا نیستم واگر فریمیشن دیگر از دور در ہزار کس می دیدم بہ سراو ہم ہمان کس شمشیر کشیدہ استادہ می دیدم
از دور ہمین نشان می شناختم کہ درین زمرہ فریمیشن بودہ است حتی کہ اگر عقب دیوار خانہ من کدام فریمیشن
میگذشت مرا خبر میکرد ہمین نمط اگر تازہ فریمیشن وارد میشد مرا خبر میکرد و این ہمہ عبادات شرعی را معاذ اللہ
بازی ولغو وبیحاصل میدانستم محض برای نمودن مردم تا پردہ از روی کارم نیفتد من ہم گاہ گاہ ہمین
عبادت شرعی را بظاہر بطور نماز نشست وبرخاست میکردم غرض کہ تمام عقیدہ من جانب ہمان شمشیرزن بود
وسوای او ہمہ را باطل میدانستم از وقتیکہ آن فریمیشن دان بیمار و منہدم شد فورا آن شکل مہیب
از نظرم وہیبتش از دلم رفت و بی اختیار دلم اظہار آن تقاضا میکند کہ بدون بیان آن ضبط نمیتوانم فقط
اکنون مؤلف رسالہ می نویسد کہ ہمہ قرائن و قیاسات عقلی و مضامین نقلی انچہ بالا تفرس
تصدیق نصوص قرآنی نوشتہ ام ملاحظہ بود کہ چہ قدر ہمہ مطابق واقع درست برآمد وکلید این قفل ہمین
یافتہ شد کہ ہرگاہ آن طلسم جادو فریمیشن دان شکستہ شود قفل از دہان ہمہ فریمیشنان آنخانہ چہ سکوت
از لبہا میشکند کہ ہمہ فریمیشنان آن خانہ بعد شکستن مہر سکوت و انہدام آن خانہ ہمین ضبط بیان
می توانند کرد پس توان دانست کہ کلید این قفل طلسم ہمین شکستن این قفل ست والسلام

اعرضت العقل بتقریظہ ١		تمت الطبع بتقریظہ ١

ہے دل ہیر وزر دستم صاحبدلان خدا را ہے دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا ہے دوستان
بشکریہ قدرت او ہے ایہا الغافلون فانتبہوا ہے ایہا الناس انکے بدیدہ دل ملاحظہ کریں کہ ہے
کہ راز جب دو آدمی سے متجاوز ہوا پھر راز نہیں رہتا بلکہ وہ لب سے نکلتے ہوئے افشا ہو جاتا ہے
کل سر اذا جاوز الاثنین فشا۔ بخلاف سر فریمیشن کے کہ باہزاران اشاعت کے ہنوز غیر فریمیشن سے مخفی ہے
ہرچند ہزاروں آدمیوں نے اسکے افشا میں ہزار طرح کی کوششیں بمصارف خطیر کین اور محض بہ نیت افشا
بصرف خطیر بڑے بڑے عقلاے زیرک خود فریمیشن ہوگئے اور بہت عوام سبک وضع کو جنکے پیٹ میں
بات نہیں رہتی تھی بشرط افشا صرف زر سے فریمیشن کروایا پھر بھی بعد فریمیشن ہو جانے کے اونکے
منہ پر قفل ہوگیا کہ سر دینے کو مستعد مگر سر نہ دیا ہے ہمہ بہت عقلا نے اپنے اپنے تفرس اور قیاسات